ABC CERTIFIED

صوبائی دارالحکومت سے شائع ہونے والا اپنی نوعیت کا پہلا اخبار

روزنامہ

پختونخوا بلیٹن پشاور

سچ سربلند

بدھ

16 ستمبر 2020ء

27 محرم الحرام 1442ھ

02 اسو 2077ب

Daily Pakhtunkhwa Bulletin

www.pakhtunkhwabulletin.com | Rs. 10 | Pages 8 | No. 255 | Vol: 06 | Wednesday, September 16 ,2020

وفاقی محتسب ایک مثالی ادارہ

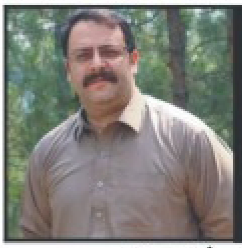

مراد مہمند

وفاقی محتسب سید طاہر شہباز نے گزشتہ دنوں ششماہی کارکردگی کی جو رپورٹ جاری کی، اسے پڑھنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ یہ ادارہ کتنی محنت اور عجلت کے ساتھ لوگوں کے مسائل حل کر رہا ہے مثلاً کرونا اور لاک ڈاؤن کے باوجود وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کا کام متاثر نہیں ہوا بلکہ گزشتہ برس کے ابتدائی چھ ماہ کے مقابلے میں اس سال شکایات میں اضافہ ہوا۔ گزشتہ برس 2019 کے پہلے چھ ماہ کے دوران 34151 شکایات موصول ہوئی تھیں۔ اس سال یکم جنوری سے 30 جون 2020 تک 47285 شکایات موصول ہوئیں جب کہ 41071 شکایات کے فیصلے بھی ہوگئے گویا موصول ہونے والی شکایات میں 38.4% اضافہ ہوا۔ سب سے زیادہ شکایات بجلی سپلائی کرنے والی کمپنیوں کے خلاف تھیں جن کی تعداد 15412 بنتی ہے۔ ان میں سے 13,826 شکایات کے فیصلے کیے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انصاف ہونا بھی چاہیے اور ہوتا ہوا نظر بھی آنا چاہیے تاکہ معاشرے کے دیگر افراد کے دلوں میں اعتماد کی فضا پیدا ہو سکے کیونکہ عدل و انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ بھی خوشحالی اور ترقی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس اصول کی روشنی میں اگر وفاقی محتسب کے ادارے کی کارکردگی اور اس کے وضع کردہ طریق کار کو دیکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ یقیناً ایک ایسا ادارہ ہے جہاں عام پاکستانیوں کو فوری اور مفت انصاف فراہم کیا جاتا ہے، شکایت گزار کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا، نہ ہی اسے وکیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ صرف سادہ کاغذ پر درخواست دینے سے ہی اسے گھر بیٹھے انصاف مل جاتا ہے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وفاقی محتسب کے قیام کا بنیادی مقصد وفاقی حکومت کے اداروں کی بدانتظامی کے خلاف شکایات کا ازالہ کرنا اور عام شہریوں کو مفت اور جلد انصاف فراہم کرنا ہے۔ وفاقی محتسب عوام الناس کو ان کے گھر کی دہلیز پر انصاف فراہم کرنے کے لئے بھی سرگرم ہے۔ اس مقصد کے لئے او سی آر کے نام سے جاری پروگرام کے تحت وفاقی محتسب کے افسران تحصیل اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں جا کر عام شہریوں کو ان کے گھر کی دہلیز پر انصاف فراہم کرتے ہیں۔ ایسی شکایات کا فیصلہ 45 دن میں کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا انقلابی قدم ہے جسے ملک بھر میں اور پوری دنیا میں سراہا گیا۔ اسی طرح چھوٹے شہروں اور دور دراز کے علاقوں میں کھلی کچہریوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے جہاں متعلقہ ایڈوائزر خود جا کر اجتماعی شکایات سنتے اور ان کا ازالہ کرتے ہیں۔ خاران بلوچستان میں حال ہی میں نئے علاقائی دفتر کا افتتاح کیا گیا ہے جس سے بلوچستان کے دور دراز کے علاقوں کے لوگوں کو اپنے گھر کے قریب ریلیف ملے گا۔ قبل ازیں وفاقی محتسب کے 13 علاقائی دفاتر کوئٹہ، پشاور، لاہور، کراچی، ملتان، ایبٹ آباد، ڈیرہ غازی خان، گوجرانوالہ، اسلام آباد، سکھر حیدر آباد، بہاولپور اور فیصل آباد میں کام کر رہے تھے۔ خاران میں نئے دفتر کے قیام کے بعد وفاقی محتسب کے ملک بھر میں علاقائی دفاتر کی تعداد 14 ہوگئی ہے۔ اس ادارے نے اپنے آپ کو صرف شکایات کے فیصلوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ مختلف اداروں کے نظام کی اصلاح کے لئے متعلقہ شعبوں کی نامور شخصیات کی سربراہی میں 26 کمیٹیاں بھی تشکیل دیں۔ ان کمیٹیوں نے دیگر محکموں کے علاوہ، نادرا، پاکستان پوسٹ، ریلوے، ادارہ قومی بچت، بیرون ملک پاکستانیوں کے مسائل، سرکاری ملازمین کی پنشن کے مسائل اور جیل خانہ جات کے حوالے سے سفارشات مرتب کیں جن پر سختی سے عمل درآمد کے باعث بہت سے مسائل حل ہوئے اور ابھی تک ہو رہے ہیں۔ ان ہی میں ایک کمیٹی جیل خانہ جات کی اصلاح اور قیدیوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں بھی تھی جس کی سفارشات پر عملی اقدامات اٹھائے گئے اور مخیر حضرات اور صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر قیدیوں کے لئے جیلوں کے اندر سہولیات فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ ایسے قیدیوں کا جرمانہ، دیت، دامن اور ارش کی قیمت ادا کر کے چھوٹی عید سے قبل ان کو رہائی دلوائی گئی جو صرف جرمانہ کی رقم نہ ہونے کے سبب پس دیوار زنداں پڑے تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں کے تعاون سے قیدیوں کے لئے مفت تعلیم کا بندوبست بھی کیا گیا جس کے نتیجے میں خیبر پختونخوا میں جنوری 2019 سے مارچ 2020 تک 578 قیدی مختلف درجات کے تعلیمی امتحانات میں پاس ہوئے جب کہ 122 قیدیوں نے دینی تعلیم حاصل کر کے سندیں اور سرٹیفکیٹس لئے۔ صوبہ پنجاب میں گزشتہ برسوں میں تقریباً 1514 قیدیوں نے ایف اے، بی اے اور ایم اے کے امتحانات دیئے۔ اسی طرح 15213 قیدیوں بشمول خواتین اور بچوں نے الیکٹریشن، موٹر وائنڈنگ، پلمبرنگ اور کمپیوٹر سے متعلق تکنیکی تعلیم کے مختلف کورس مکمل کئے۔ صوبہ سندھ کی مختلف جیلوں میں بھی قیدیوں کو قالین بافی، ٹیکسٹائل، کمپیوٹر، کپڑوں کی سلائی اور دیگر فنون سکھانے کے عمل سے گزارا جا رہا ہے تاکہ رہائی پانے کے بعد وہ اپنا روزگار بہ آسانی تلاش کر سکیں۔ اس وقت تقریباً 85 لاکھ پاکستانی بیرون ملک کام کر رہے ہیں چنانچہ ان کے مسائل کے حل کے لئے وفاقی محتسب نے اپنے سیکرٹریٹ میں باقاعدہ ایک الگ شعبہ قائم کر رکھا ہے جو کافی عرصے سے مصروف کار ہے۔ بیرون ملک پاکستانیوں کی سہولت کے لئے وفاقی محتسب نے پاکستان کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر ون ونڈو ڈیسک قائم کئے ہیں۔ جہاں بیرون ملک پاکستانیوں سے متعلق 12 سرکاری محکموں کے افسران چوبیس گھنٹے موجود رہتے ہیں اور مسافروں کی شکایات کو موقع پر ہی حل کر دیا جاتا ہے۔ اس سہولیاتی مرکز سے اب تک ایک لاکھ 75 ہزار شکایات کنندگان مستفید ہو چکے ہیں۔ وفاقی محتسب نے پاکستان کے تمام سفارت خانوں کو بھی ہدایت کر رکھی ہے کہ پاکستان کے سفیر ہفتے میں ایک دن بیرون ملک پاکستانیوں کے لئے مختص کریں اور ان کی شکایات سن کر ان کا فوری ازالہ کریں۔ اس سلسلے میں ہر سفارت خانے کی طرف سے وفاقی محتسب کو ہر ماہ ایک مفصل رپورٹ بھی ارسال کی جاتی ہے۔ حال ہی میں بیرون ملک پاکستانیوں کے لئے پاکستان اور یکین کارڈ پر فنگر پرنٹس کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی اور اس پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں تقریباً پونے دو لاکھ کارڈ ہولڈرز اپنے وطن میں آنے پر بہ آسانی بینک اکاؤنٹ کھول سکیں گے۔ جائیداد خرید سکیں گے نیز ان کے Data matching دیگر تمام مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ پنشنرز کے مسائل کے حل کے لئے بھی متعدد اقدامات اٹھائے گئے۔ قبل ازیں پنشنروں کو ہر ماہ اپنی پنشن وصول کرنے کے لئے گھنٹوں نیشنل بنک کے باہر لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ وفاقی محتسب نے اس صورتحال کا نوٹس لیا اور اپنے سیکرٹریٹ میں ایک الگ شعبہ قائم کر کے یہ ہدایت کی کہ پنشنروں کی پنشن ان کے اکاؤنٹ میں بھیجی جائے تاکہ وہ جب چاہیں، اے ٹی ایم کارڈ یا چیک کے ذریعے رقم نکلوا لیں۔ اسی طرح ادارہ قومی بچت کے حوالے سے وفاقی محتسب کی کمیٹی نے جو اصلاحات تجویز کی تھیں ان کے نتیجے میں بہت سے شہروں میں کمپیوٹرائزڈ آٹومیشن سسٹم نے کام کرنا شروع کر دیا ہے جس کے نتیجے میں سینئر سیٹزن، عورتوں اور عام شہریوں کو انتظار میں کھڑے ہو کر وقت ضائع نہیں کرنا پڑتا اور ان کا منافع خودکار سسٹم کے ذریعے ان کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت ساڑھے دس کروڑ سے زائد بچے ہیں جو ہماری کل آبادی کا تقریباً نصف ہے۔ بچوں کے مسائل حل کرنے کے لئے سابق چیف سیکرٹری جناب اعجاز احمد قریشی کو قومی کمشنر برائے اطفال مقرر کیا گیا جنہوں نے ایک مفصل رپورٹ شائع کی جو بچوں کے مسائل پر ایک تحقیقی دستاویز ہے اور اس رپورٹ کی روشنی میں بچوں کے مسائل حل کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ وفاقی محتسب سید طاہر شہباز ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے انوسٹی گیشن افسران، فیصلوں پر عملدرآمد کرانے والی ٹیم اور دیگر شعبہ جات کا اجلاس بلاتے ہیں اور ان سے ماہانہ کارکردگی کے بارے میں رپورٹ لیتے ہیں اور روزانہ کی کارکردگی پر بھی نگاہ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وفاقی محتسب میں شکایات نمٹانے میں تاخیر نہیں ہوتی۔